میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اور

قرآنی تعلیمات

042-37374429 0315-7374429

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ.

سرورِ انبیا بن کے آیا، روحِ ارض و سما بن کے آیا
سب رسولِ خُدا بن کے آئے، وہ حبیبِ خُدا بن کے آیا

حضرتِ آمنہ کا دُلارا، وہ حلیمہ کی آنکھوں کا تارا
وہ شِکَستہ دلوں کا سہارا، بے کسوں کی دُعا بن کے آیا

تاجداروں نے دی ہے سلامی، بادشاہوں نے کی ہے غلامی
بے مثال اُس کا اسمِ گرامی، مُصطفیٰ مجتبیٰ بن کے آیا

دستِ قدرت نے ایسا سجایا، حُسنِ تخلیق کو رشک آیا
جس کا پایہ کسی نے نہ پایا، وہ خدا کی رِضا بن کے آیا

وہ نبی رحمتِ عالمیں ہے، جو بھی ہے اُس کے زیرِ نگیں ہے
ایسا مُختار دیکھا نہیں ہے، جیسا خیرُ الورٰی بن کے آیا

مسندِ ناز عرشِ بریں ہے، بوریا جس کا فرشِ زمیں ہے
دَر کا دربان رُوح الامیں ہے، سرورِ انبیا بن کے آیا

کیا ظہوری لکھے شان اُس کی، مدح کرتا ہے قرآن اُس کی
نعت پڑھتا ہے حسّان اُس کی، جو مرا راہ نما بن کے آیا

نبی رحمت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو خصائص عطا فرمائے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ نے آپ کا ذکرِ خیر اِس شان کے ساتھ بلند فرمایا کہ وہ ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے کہ ہر اُمّت میں اُن کے چرچے تھے، میلاد ہوا تو عرش وفرش پر اُن کی دھومیں تھیں، صدیاں گزرنے کے بعد بھی جس شان کے ساتھ اُن کے میلاد کا جشن ہوتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اور اِن شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ کا ذکرِ خیر اِسی طرح بڑھتا رہے گا۔

تُو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

قرآن کریم میں جابجا مصطفیٰ کریم ﷺ کی عظمتوں کا ذکر ہے، چنانچہ آج کے خطبہ میں "میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور قرآنی تعلیمات" کے عنوان سے کچھ کلمات کا ذکر ہو گا۔

اِظہارِ تشکّر و فرحت

انسان کی فطرت ہے کہ جب اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی نعمت ملے تو اُس کے دل میں شکر اور خوشی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، بلکہ اُس کی باتوں اور کاموں سے بھی اِس خوشی کا اِظہار ہونے لگتا ہے۔ کبھی ایسا سنا یا دیکھا نہیں ہو گا کہ کسی شخص کو نعمت ملے اور وہ دوسرے سے پوچھنے لگے: مَیں خوش ہو جاؤں یا نہیں؟

پھر انسان نعمت کو جتنا عظیم سمجھتا ہو اُس پر شکر اور خوشی کا اِظہار بھی اُتنا ہی زیادہ کرتا ہے، کچھ نعمتیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ ہر سال اُن کی یاد منائی جاتی ہے اور مختلف طریقوں سے خوشی کا اِظہار کیا جاتا ہے۔ جیسے: یومِ پیدائش اور یومِ آزادی وغیرہ۔

نعمت پر شکر اور خوشی کے اِظہار میں اگر یہ پہلو پیشِ نظر ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کا حکم فرمایا ہے تو خوشی کا لُطف بھی دوبالا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کا ثواب بھی نصیب ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی کئی آیات میں اللہ تعالیٰ نے نعمت ملنے پر شکر کرنے اور خوشی منانے کا حکم فرمایا ہے۔ ایک مقام پر یوں ارشاد ہوا: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ. "آپ فرمادیجیے: اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔" [یونس 10:58]

ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ میلادِ مصطفیٰ کریم ﷺ اور آمدِ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، جسے اِس عقیدے کا اِحساس اور وجدان بھی ہو وہ خوشی سے بے اختیار جھوم اُٹھتا ہے اور اُسے نہ تو کسی سے پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ ہی کوئی اُسے خوشی کے اِظہار سے روک سکتا ہے، کیونکہ نعمت ملنے پر خوش ہونا انسانی فطرت ہے۔ پھر جب انسان اُن آیاتِ مبارکہ پر غور کرتا ہے، جن میں نعمت پر خوشی منانے اور شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ایمانی کیفیات میں اور ترقی ہو جاتی ہے زبان پُکار اُٹھتی ہے:

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اِظہارِ فرحت کے طریقے: قرآن مجید نے نعمت ملنے پر خوشی کا حکم دیا ہے، مگر اُس کا طریقہ معیّن نہیں فرمایا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر اُس طریقے سے خوشی منانا جائز ہے جس سے شریعت نے منع نہیں فرمایا۔ چنانچہ مسلمانوں میں آمد مصطفیٰ ﷺ پر اِظہارِ فرحت کے مختلف طریقے مروّج ہیں:

- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے نماز، روزہ اور دیگر عبادات بجالانا۔ خود سرکارِ دوعالم ﷺ اپنی ولادت اور بعثت کی مناسبت سے پیر کے دن روزہ رکھتے تھے۔
- نبی کریم ﷺ کی سیرت وفضائل بیان کرنے کے لیے محافل سجانا۔ باری تعالیٰ نے کائنات پیدا کرنے سے پہلے ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے انبیاءِ کرام عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَات کو جمع فرما کر محفل سجائی، پھر انبیاءِ کرام نے اپنی اُمّتوں سے تذکرے کیے اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک اُمّتِ مسلمہ آمدِ مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کے لیے محافل کا اہتمام کرتی ہے۔
- ایمانی جذبات کو تازہ کرنے کے لیے نعتیں پڑھنا، جیسا کہ اُمّت کا ہمیشہ سے معمول ہے۔
- حکمِ الٰہی پر عمل کے لیے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں دُرود وسلام پیش کرنا۔
- مسلمانوں کو کھانا (لنگر) کھلانا اور تحائف تقسیم کرنا۔
- تکبیر ورسالت وغیرہ کے نعرے لگانا۔ نبی کریم ﷺ کی مدینہ منوّرہ تشریف آوری پر صحابہ نے پُرجوش انداز میں نعرے لگائے۔
- خوشی کا مظاہرہ کرنے کے لیے جھنڈے لگانا اور گلیاں، بازار وغیرہ سجانا۔ جیسا کہ جبرئیل امین علیہ السلام نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر جھنڈے لگائے۔
- اِظہارِ فرحت کے لیے جلوس نکالنا۔ مدینۂ منوّرہ میں آمدِ مصطفیٰ کریم ﷺ ہوئی تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے پُرتپاک استقبال کے لیے شاندار جلوس کا اہتمام کیا۔

تربیت: جب ہم یہ نکتہ سمجھ لیں کہ آمدِ مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر کیے جانے والے تمام کاموں کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اُس کی نعمت پر خوشی منانا ہے تو بہت سی خرافات سے بچنے کا ذہن بھی بن جائے گا۔ مثلاً:

- جس کام سے شریعت نے منع کیا ہے اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جاسکتا۔
- جو روایات من گھڑت ہیں اُنھیں بیان کرنا اور سننا حرام ہے، اُن کے ذریعے نفس تو خوش ہوسکتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب ﷺ کو راضی کرنا ممکن نہیں۔
- گانے کی طرز پر نعت پڑھنا نعت کی بے ادبی ہے، اِسی طرح ایسے نعتیہ اشعار جو عقائدِ اہلِ سنت کے خلاف ہیں اُنھیں پڑھنا بھی ناجائز ہے، اِس طرح کی محافل سے میلاد منانے کا مقصد ہرگز پورا نہیں ہوسکتا۔

دینِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی مدد

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا فرمانے سے پہلے اپنے محبوب ﷺ کی عظمت وشان کو ظاہر کرنے کے لیے ایک عظیم الشان محفل سجائی اور اُس میں ہر نبی سے سیدِ عالم ﷺ سے متعلق وعدہ لیا اور پھر تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوات والتسلیمات نے اپنی اُمتوں سے وہی وعدہ لیا۔ اِس وعدہ میں انبیاءِ کرام کو اور اُن کی وساطت سے تمام اُمتوں کو یہ سکھایا گیا تھا کہ جب میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہو تو تم نے کیا کرنا ہے؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ. ”اور اے محبوب! یاد کیجیے، جب اللہ نے انبیا سے پختہ وعدہ لیا کہ مَیں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس تمہاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا عظیم الشان رسول تشریف لائے گا تو تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: کیا تم نے اِقرار کرلیا اور اِس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب انبیا نے عرض کی: ہم نے اقرار کرلیا۔ (اللہ نے) فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ بن جاؤ اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔“ [آلِ عمران 3:81]

اِس آیت مبارکہ میں باری تعالیٰ نے ہر نبی سے اور اُن کے ذریعے اُن کے ہر اُمتی سے یہ پختہ وعدہ لیا کہ جب میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہو تو تم دو کام ضرور کروگے: 1) خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لاؤ گے۔ 2) اُن (کے دین) کی مدد کروگے۔

ظاہر ہے کہ انبیاءِ کرام عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَات اور اُن کی اُمّتیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو پورا کرنے کے لیے میلادِ مصطفیٰ کریم ﷺ کا انتظار کرتے رہے ہوں گے، اُن کے دلوں میں آرزو مچلتی رہی ہوگی کہ نبی آخر الزماں ﷺ کی ولادت باسعادت ہو اور ہم اُن پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اُن کے دین کی مدد کے لیے اپنا سب کچھ نچھاور کردیں۔ ہم اپنی قسمت پر جتنا بھی ناز کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خاتم النبیین ﷺ کا زمانہ بھی عطا فرمایا، آپ پر ایمان لانے کی سعادت سے بھی نوازا، اب ہم پر لازم ہے کہ اِس ایمانی تعلق کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے دین کی مدد کے لیے اپنی تمام توانائیاں صرف کریں۔

سیدنا عامر بن اکوع کے حسین اشعار: سیدنا سلمہ بن اَکْوَع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، رات کو سفر جاری تھا، سیدنا اُسَیْد بن حُضَیْر رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سیدنا عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے فرمائش کی، بلکہ بعض روایات کے مطابق خود سرکار ﷺ نے حکم دیا کہ کچھ اشعار سناؤ۔[1] اُنھوں نے ایمانی جذبات کو گرمانے کے لیے جانِ رحمت ﷺ کی

---

[1] اِنْزِلْ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ فَاحْدُ لَنَا مِنْ هُنَيَّاتِكَ. (مسند احمد، حدیث: 15556)

تعریف وتوصیف اور دین کی مدد سے متعلق اشعار پڑھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اِس خوبصورت کلام کے درجِ ذیل اشعار روایت کیے[1]:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَ لَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّيْنَا

یارسول اللہ! خدا گواہ ہے، اگر آپ نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ زکوۃ دیتے نہ نماز پڑھتے

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

یارسول اللہ! ہم آپ پر قربان، آپ کے حقوق کی ادائیگی میں اور آپ کے دین کی مدد میں جو ہم سے کوتاہی ہوئی اُسے معاف فرمادیجیے[2]

اور اللہ سے دُعا کیجیے کہ وہ دشمنوں سے مقابلہ کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائے[3]

وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا

اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ وہ ہم پر سکینہ (سکون) نازل فرمائے

جب ہمیں باطل کی طرف بلایا گیا تو ہم نے اِنکار کردیا (اور حق کی خاطر میدان میں حاضر ہوگئے)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر بھی روایت کیا[4]:

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا

فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

ہم آپ کے فضل وکرم سے بے نیاز نہیں، اللہ سے دُعا کیجیے کہ وہ دشمنوں سے مقابلہ کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائے

سیدنا سلمہ (راوی) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشعار سنے تو پڑھنے والے کے بارے میں پوچھا۔ صحابہ نے عرض کی: عامر بن اکوع یہ اشعار پڑھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سے نوازتے ہوئے کہا: «يَرْحَمُهُ اللّٰهُ» "اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت فرمائے۔" صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تجربہ تھا کہ جب جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو اِس طرح دعا دیتے تو اُسے شہادت نصیب ہوجاتی تھی۔

---

[1] صحیح بخاری، باب غزوۃ خیبر، حدیث:4196

[2] والمخاطب بذلك النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أی اغفر لنا تقصیرنا فی حقك ونصرك إذ لا یتصور أن یقال: مثل هذا الكلام للباری تعالی. (ارشاد الساری، للقسطلانی)

[3] ویحتمل أن یکون المعنی: فَاسْأَلْ رَبَّكَ أَنْ يُنْزِلَ وَيُثَبِّتَ. (فتح الباری)

[4] صحیح مسلم، حدیث:4779۔ مزید ملاحظہ کیجیے: فتاوی رضویہ، ج:30، ص:454، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وَجَبَتْ يَانَبِيَّ اللهِ! لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ! یعنی یارسول اللہ! آپ کی زبانِ پاک سے نکلنے والے کلمات کی برکت سے عامر کے لیے شہادت واجب ہوگئی، ہماری تو یہ چاہت تھی کہ حضور ہمیں اُن سے مزید نفع لینے کا موقع عطا فرماتے۔

چنانچہ اِسی غزوہ میں سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کو شہادت نصیب ہوئی۔ بعد میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں مبارک جمع کرکے اُن کے بارے میں فرمایا: إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ۔ یعنی "اللہ تعالیٰ عامر کو دوگنا اجر عطا فرمائے گا" (ایک اجر شہادت پر اور دوسرا اجر اپنے اشعار کے ذریعے ایمانی جذبات کو تازہ کرنے پر)۔ مزید فرمایا: إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ۔ یعنی "وہ راہِ خدا میں جانفشانی کا مظاہرہ کرنے والا مجاہد تھا، کم ہی عربیوں کو یہ خوبی نصیب ہوئی ہے۔" (صحیح بخاری، حدیث: 4196)

تربیت: ویسے تو اِن خوبصورت اشعار کا ہر لفظ ہی ایمان کو تازہ کرتا ہے، مگر یہ جملہ بالخصوص آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر دل کی تختی پر نقش کرنا چاہیے: فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا۔ "یارسول اللہ! ہم آپ پر قربان، آپ کے حقوق کی ادائیگی میں اور آپ کے دین کی مدد میں جو ہم سے کوتاہی ہوئی اُسے بخش دیجیے"۔ جنھوں نے سب کچھ دین پر لُٹایا وہ سمجھتے اور عرض کرتے: ہم حق ادا نہیں کرسکے۔ اور ہم بغیر کچھ کیے ہی سمجھتے ہیں کہ سب کچھ ہم نے ہی کیا ہے۔

امامِ ربّانی کا سبق آموز مکتوب: امام ربانی، مجددِ الفِ ثانی، شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک 28 صفر المظفر 1034ھ کو ہے۔ موضوع کی مناسبت سے آپ کے ایک خوبصورت مکتوب کا کچھ حصہ درجِ ذیل ہے: نَقْدِ سَعَادَتِ دَارَيْن وابستۂ بِاتِّبَاعِ سَيِّدِ كَوْنَيْن است وبَس، عليه وعلى آله من الصلوات أفضلها ومن التسليماتِ أكملها۔ دونوں جہان کی خوش بختی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور غلامی سے وابستہ ہے، اِس کے علاوہ سعادتِ دارَین کا کوئی ذریعہ نہیں۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اتباع اور غلامی کا طریقہ بتاتے ہوئے لکھا: مُتَابَعَتِ اُو عليه الصلاة والسلام بِاِتْيَانِ اَحْكَامِ اِسْلَامِيَّه وَرَفْعِ رُسُومِ كُفْرِيَّه۔ اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ وطریقہ یہ ہے کہ اسلامی احکام کو رواج دیا جائے اور کفریّہ رسموں کو مٹایا جائے۔

(مکتوباتِ امام ربانی، دفتر اول، مکتوب نمبر 163)

ایک مکتوب شریف میں آپ نے لکھا: اِنْفَاقْ را کہ برائے تائِیْدِ شریعت باشَدْ وَتَرْوِیجِ مِلّتْ دَرْجَۂ عُلْیَا است، وانفاقِ چتیلی بَایْں نیّتْ خرچ کَردَنْ برابرِ خَرچِ لکّھا است در غیرِ اینْ نیّت۔یعنی شریعت کی تائید و تقویت اور ترویجِ ملتِ اسلام کے لیے مال خرچ کرنے کا بہت بڑا درجہ ہے اور اِس نیت سے ایک کوڑی خرچ کرنا کسی اور مقصد کے لیے لاکھوں روپے خرچ کرنے کے برابر ہے۔ (مکتوباتِ امام ربانی، دفتر اول، مکتوب نمبر 48)

تربیت: میلادِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے موقع پر محافل سجانا اور دیگر کارہائے خیر سرانجام دینا نہایت سعادت ہے، اِن میں ایسا انداز اختیار کرنا ضروری ہے جو دین کے فروغ اور شریعت کی ترویج کا ذریعہ ہو۔ اگر ہم رسمی محافل کو بامقصد بنائیں گے تو اِن شاء اللہ تعالیٰ نورانیت میں اور اِضافہ ہو جائے گا۔ نیز محافل میں بے جا تشہیر اور پیشہ ور لوگوں پر خرچ ہونے والا پیسہ اگر دین کے فروغ کے لیے صَرف ہو تو فقط دنیا میں ہی نہیں، مرنے کے بعد بھی اُس کا ثواب ملتا رہے گا۔

محبت و تعظیم کا فروغ

انسان جسے اپنا محسن اور اپنے لیے مہربان سمجھتا ہے، دل میں خود بخود اُس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں سرورِ عالم ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کو اِس قدر پسند ہے کہ اُس نے کئی آیاتِ مبارکہ میں مسلمانوں کو اِس بات کا احساس دلایا ہے کہ جس نبی کا تم کلمہ پڑھتے ہو وہ تمہارے لیے بہت ہی مہربان ہیں۔

ایک مقام پر ارشاد ہوا: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. ”بے شک تمہارے پاس تمہی میں سے وہ عظیم الشان رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔“[التوبہ 128:9]

اِس آیت مبارکہ میں خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی رحمت ذکر فرمانے کے لیے اپنے دو(۲) نام آپ ﷺ کو عطا فرمائے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کہا:

وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا
”رؤف“ و”رحیم“ و”علیم“ و”علی“ ہے

حقیقت میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کا ایک مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حُسن و جمال، آپ کی سیرتِ باکمال اور آپ کے اِحساناتِ لازوال کا تذکرہ کر کے آپ کی محبت میں اِضافہ کیا جائے۔

مسلمانوں کی حالتِ زار: اس وقت عالمِ کفر ہمیں نبی کریم ﷺ کی محبت سے محروم کرنے کے لیے تمام توانائیاں صرف کررہاہے، ہم سے اسلامی تہذیب چھیننے کے لیے مغربی تہذیب کو مسلط کیا جارہاہے، ہم علمِ دین سے کتنا دُور ہوچکے ہیں؟ یہ ہمیں خوب معلوم ہے۔شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے مسلمانوں کی پستی کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا:

شَبے پیشِ خُدا بُگریستَمْ زار
مسلماناں چِرا زارَندْ و خَوارَندْ

ایک رات میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زار وقطار رو کر التجا کی: یااللہ! مسلمان کیوں ذلیل وخوار ہورہے ہیں؟

نِدا آمَدْ نَمِی دانیْ که ایں قوم
دِلے دارَند و مَحْبُوبے ندارند

تو ندا آئی: تمہیں معلوم نہیں کہ اِن کے پاس دل تو ہیں مگر محبوب نہیں ہے

ایک دوسری نظم میں اقبال علیہ الرحمہ نے یوں فرمایا:

زاں که مِلَّتْ را حیات از عِشْقِ اُوسْت
برگ و سازِ کائنات از عشقِ اُوْست

ملت کی حیات سرکارِ دوعالم ﷺ کے عشق سے ہے، بلکہ ساری کائنات کا حُسن ہی آپ ﷺ کے عشق سے ہے

میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور محبت وتعظیم کا فروغ: اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اس سال میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر ہمارا یہ مشن ہو کفار ہماری آنے والی نسل کے دلوں سے محبت وتعظیمِ مصطفیٰ ﷺ کو ختم کرنے کے لیے جتنا زور لگا رہے ہیں ہم اُس سے کہیں زیادہ کوشش محبت وتعظیمِ مصطفیٰ ﷺ کو بڑھانے کے لیے کریں گے۔ وہ ہمیں آپ ﷺ سے جتنا دُور کرنا چاہتے ہیں ہم اُس سے کہیں زیادہ قریب ہوں گے اور وہ ہمیں "دانشمند" بنانے کے لیے جتنی توانائیاں صرف کررہے ہیں ہم اُس سے کہیں زیادہ توجہ "اُن کا دیوانہ" بننے پر دیں گے۔ دشمن ہماری ایمانی دولت لوٹنے کے لیے جتنی محنت کررہاہے ہم اُس سے زیادہ کوشش اپنی دولت بچانے کے لیے کریں گے۔

محبتِ رسول بڑھانے کا حسین ذریعہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: يَابُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ۔ "پیارے بیٹے! اگر ایسا کر سکو کہ صبح ہو یا شام تیرے دل میں کسی کے بارے کھوٹ (بدخواہی، حسد اور کینہ) نہ ہو تو ضرور کرنا۔"

سیدنا انس کہتے ہیں سرکارِ دوعالم ﷺ نے پھر مجھے فرمایا: يَا بُنَيَّ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ "پیارے بیٹے! یہ میری سنت ہے، جس نے میری سنت (شریعت) کو زندہ کیا (خود بھی اُس پر عمل کیا اور دوسروں کو بھی اُس کی تعلیم اور اُس پر عمل کی دعوت دے کر اُسے رواج دیا[1]) ضرور اُسے میری (سچی اور کامل) محبت نصیب ہوئی، اور جسے میرا پیار نصیب ہو گیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔ (جامع ترمذی، حدیث:2678)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے طفیل اسلام اور مسلمانوں کو عزتیں عطا فرمائے، ہمیں سیدِ عالم ﷺ کی سچی محبت و غلامی اور اتباع نصیب فرمائے اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے حقیقی مقاصد حاصل کرنے کی توفیق سے نوازے۔

آمین بجاہ النبیِّ الکریم ﷺ

[1] ایسے مواقع پر "سنت" سے شریعت مراد ہوتی ہے۔ شیخ محقق نے ایک حدیث پاک کی شرح میں لکھا: (من أحيا سنة) أي: أقامها وروَّجها وأيّدها وقوّاها، والمراد بالسنة: الطريقة المسلوكة في الدين وشرائع الإسلام ولو كانت فرضًا وواجبًا... (لمعات التنقیح)